اعتکاف کے مسائل

1 غسل جمعہ کے لیئے معتکف کا فنائے مسجد سے باہر جانا کیسا۔؟

2 معتکف مسجد کے صحن میں چل پھر سکتا ہے یا نہیں۔؟

تصنیف وتالیف

خلیفہ حضور تاج الشریعہ وحضور محدث کبیر ناشر مسلک اعلی حضرت جامع معقول ومنقول مناظر اہلسنت مفتی اعظم کرناٹک حضور العاس ملت حضرت علامہ مولانا مفتی

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی صاحب قبلہ مدظلہ العالی

صدر مفتی وقاضی فیض ازہر دار الافتا والقضا سرپرست اعلی جماعت رضائے مصطفے ہاسپیٹ وجے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش

قاضی چترادرگہ شیخ الحدیث حضرت خدیجۃ الکبری جامعۃ للبنات ہاسن کرناٹک الہند

جماعت رضائے مصطفے ہاسپیٹ وجے نگر وڈو کمپلی بلاری کرناٹک گنتکل آندھرا پردیش الہند

غسل جمعہ کے لئے معتکف کا فنائے مسجد سے باہر جانا

کیا فرماتے ہیں مفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ زید معتکف ہے رمضان کے آخری عشرہ میں کیا وہ جمعہ کے لئے اور شب قدر کے لئے غسل کر سکتا ہے جب کہ اس کو غسل کی حاجت نہیں ہے: مدلل جواب ارسال فر ما کر رہنمائی فرما دیں کرم ہوگا: المستفتی: سید ضیاء الدین قادری المعروف سید عارف صاحب منیر آباد امام وخطیب مسجد اہلسنت اسٹیشن روڈ ہاسپیٹ ضلع وجئے نگر کرناٹک الھند۔

الجــــــواب: اللھم ھدایة الحق والصواب: صورۃ مذکورہ مسئولہ کو جاننے سے قبل چند بات ملحوظ خاطر رہے (۱) معتکف کو بلاضرورت شرعی وطبعی مسجد سے نکلنا جائز نہیں اگر باہر بلاضرورت شرعی وطبعی ایک ساعت کیلئے بھی نکلا تو اس کا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔

(۲) حدود مسجد کی دو قسمیں ہیں ایک مسجد شرعی اور وہ وہ جگہ ہے جو نماز پڑھنے کیلئے متعین ہے جس میں دالان و صحن مسجد بھی شامل ہے اس لئے مسجد شرعی کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں ایک مسجد شتوی جس کے اوپر چھت ڈھلا ہوتا ہے اور دالان بھی اسی میں شامل ہے جس کو مسجد عین کا اندرونی حصہ کہا جاتا ہے اس کو مسجد سرما سے بھی تعبیر کرتے ہیں جو برف و بارش اور دھوپ سے بچاتا ہے اور اس پر عرفا واصطلاحا داخل مسجد کا اطلاق ہوتا ہے اور دوسرا: مسجد صیفی ہے جس کے اوپر چھت نہیں ہوتا ہے اس کو صحن مسجد کہتے ہیں اور اس کو مسجد گرما سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ کھلی ہوا لینے اور سخت گرمی سے بچاؤ کا کام دے اور سردی کے موسم میں دھوپ میں نماز پڑھنے کے کام آئے اس پر خارج مسجد کا اطلاق عرفا و اصطلاحا کرتے ہیں جب کہ دونوں حصہ مسجد شرعی اور مسجد عین کا ہی ہے داخل و خارج کا اطلاق بس ایسا ہی ہے جیسے جسم ظاہر اور جسم باطن اور دوسرے ہیں اس کے ملحقات جو ضروریات مسجد کیلئے ہوتی ہیں اسے فنائے مسجد کہتے ہیں یعنی مسجد کی وہ جگہ جو مسجد شرعی کے ماسوا اس کے اطراف واکناف میں ہو ایک ہی بونڈری کے تحت ضروریات مسجد کیلئے متعین ہو مسجد شرعی اور اور زمین کے اس حصہ کے مابین کوئی عام

راستہ واقع نہ ہو: ایک ہی بونڈری میں مسجد شرعی اور زمین کا وہ حصہ بھی ہو۔

ارشاد باری تعالی ہے: و انتم عاکفون فی المسجد (البقر/۱۸۷) اور تم لوگ مسجد میں اعتکاف سے ہو: جس سے معلوم ہوا کہ مردوں کو اعتکاف کیلئے مسجد میں ٹھہرنا شرط ہے۔ روزہ دار ہونا، تیسرا اہم بستری سے مکمل طور پر پرہیز کرنا اور تقرب الٰہی کی نیت کرنا بھی شرط ہے جس کا مفہوم یہ ہوا کہ ایام مخصوصہ یعنی رمضان کے اخیر عشرہ میں عبادت الٰہی کرنے اور اس کے ذریعہ تقرب ربانی پانے کی نیت سے مسجد شرعی میں بحالت روزہ رکنے کی نیت سے جو داخل ہوا جاتا ہے اس کو اعتکاف یعنی اعتکاف سنۃ علی الکفایہ کہتے ہیں۔ فنائے مسجد اور حدود مسجد وہ حصہ ہے جو مسجد شرعی کے حدود سے باہر ہے اور اس سے متصل ایک ہی بانڈری میں ہے دوسرا وہ حصہ ہے جو حدود مسجد سے باہر ہے۔ تو اس کی دو صورتیں ہیں: صورت اول یہ ہے کہ فنائے مسجد تو وہ بعض امور میں مسجد کے حکم میں ہے تو معتکف کا مسجد سے فنائے مسجد کی جانب نکلنا حکما مسجد شرعی کے ہی ایک حصہ میں نکلنے کے مترادف ہوگا اور جب اسی کے ایک گوشہ میں نکلے گا تو بالا تفاق اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا تو بلا شرعی وطبعی حاجت کے فنائے مسجد میں نکلنے سے بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا کیوں کہ وہ حکما مسجد ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ معتکف حالت اعتکاف میں فنائے مسجد سے باہر نکلے جو نہ ہی حقیقتا مسجد ہے نہ ہی حکما مسجد ہے تو یہاں بلا حاجت شرعی وطبعی نکلنا اعتکاف کو فاسد کردے گا کتب فقہ میں جہاں جہاں خارج مسجد نکلنے کا ذکر ہے وہاں یہی حدود مسجد سے بلا حاجت شرعی وطبعی نکلنا مراد ہے اگر ایک ساعت کیلئے بھی بلا حاجت شرعی وطبعی نکلا تو اعتکاف فاسد کردے گا۔ یہاں سے واضح ہو گیا کہ اگر غسل خانہ فنائے مسجد میں ہو تو غسل جمعہ اور غسل شب قدر کرنا جائز ہے چونکہ فنائے مسجد حکما مسجد ہے تو بلا ضرورت شرعی وطبعی یہاں نکلنا جائز ہے کہ حکما یہ مسجد شرعی کا ایک حصہ ہے احتیاطی تدابیر کو بروئیکار لاتے ہوئے مسجد شرعی میں غسل کرے تو بالاتفاق اعتکاف فاسد نہیں ہوگا تو اسی طرح یہاں بھی نہانے سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا: اس کی تفصیل فقہائے اسلام کی روشنی میں مندرجہ ذیل ہیں۔ مسجد میں اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے

لئے بنیت عبادت ٹھہرنے کواعتکاف کہتے ہیں جیسا کہ بنایہ **شرح ہدایہ میں ہے**:''الاعتکاف ہو اللبث فی المسجد مع النیة''۔(البنایۃ شرح الھدایۃ ،باب الاعتکاف،ج:۴، ص:۱۲۱،دارالکتب العلمیۃ ، بیروت)اعتکاف مسجد میں عبادت کرنے کی نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔**صدرالشریعہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اعتکاف کی تعریف یوں تحریر فرماتے ہیں**:''مسجد میں اللہ کے لئے (اعتکاف کی)نیت کے ساتھ ٹھہرنا''۔(بہارشریعت،ح:۵،ج:۱،ص:۴۹۰،فرید بک ڈپو،دہلی)۔

بدائع الصنائع میں ہے:''ان مکان الاعتکاف ہو المسجدو یستوی فیه الاعتکاف الواجب والتطوع لان النص مطلق''۔(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، ج:۲، ص:۱۱۳،دار الکتب العلمیة، بیروت) اعتکاف کی جگہ مسجد ہے،اعتکاف چاہے واجب ہو یانفل (سنت موکدہ کفایہ بھی اسی میں شامل ہے) کیونکہ نص مطلق ہے۔مسجد میں رہنا یہ اعتکاف کارکن ہے اگر معتکف بلا عذر شرعی عمداًیاسہواًمسجد سے نکلے گا تو رکن اعتکاف کے فوت ہونے کی وجہ سے اعتکاف فاسد ہو جائے گا جیسا کہ۔

مبسوط سرخسی میں ہے:''لان رکن الاعتکاف ہوالمقام والخروج ضده فیکون مفسداً لہ إلابقدر ما تحققت الضرورة فیه''۔(المبسوط للسرخسی،باب الاعتکاف، ج:۳، ص:۱۱۷،دار المعرفة، بیروت)۔اس لئے کہ اعتکاف کارکن (مسجد میں)ٹھہرنا ہے اور(مسجد سے)نکلنا اس کی ضد ہے تو اگر ضرورت کے علاوہ نکلے گا اعتکاف فاسد ہو جائے گا۔اسی میں ہے:''ان القلیل من الخروج یفسد الاعتکاف عند ابی حنیفة رحمه الله تعالی''۔(المبسوط للسرخسی،باب الاعتکاف، ج:۳، ص:۱۲٤،دار المعرفة، بیروت) ۔ تھوڑی دیر کے لئے نکلنے سے بھی امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک اعتکاف کو فاسد کردے گا۔ معتکف کو مسجد سے صرف عذر کی وجہ سے نکلنے کی اجازت ہے اوراس کی تین صورتیں

ہیں: (۱) حاجت شرعیہ (۲) طبعیہ (۳) ضروریہ۔

نور الایضاح میں ہے: ”ولایخرج منه الا لحاجة شرعية كالجمعة و العيدين، او طبعية كالبول و الغائط وازالة النجاسة، او ضرورية كانهدام المسجد و اخراج ظالم كرہا“۔(نورالایضاح، باب الاعتكاف، ص:١٤٦، المكتبة العصرية)۔

اور معتکف مسجد سے حاجت شرعیہ جیسے جمعہ وعیدین، یا حاجت طبعیہ جیسے بول و براز اور ازالہ نجاست، یا حاجت ضروریہ جیسے انہدام مسجد اور ظالم کے زبردستی نکالنے کی وجہ سے ہی نکل سکتا ہے۔ لیکن جس پر غسل فرض ہو (محتلم) اس کو مسجد سے باہر غسل کے لئے اسی صورت میں نکلنے کی اجازت ہے جب کہ مسجد میں قیودات شرعیہ کے ساتھ غسل کرنا ممکن نہ ہو جیسا کہ بدائع الصنائع میں ہے: ”الخروج إلا لحاجة الانسان طبيعة كبول و غائط وغسل لو احتلم ولا يمكنه الإغتسال فی المسجد“۔(الدر المختار مع حاشيته رد المحتار، ج:٢، ص:٤٤٥، دار الفكر، بيروت)۔ معتکف کو نکلنے کی اجازت صرف ضرورت کی وجہ سے ہوگی ضرورت چاہے طبعی ہو جیسے بول و براز کے لئے اور غسل کے لئے اگر مسجد میں غسل ممکن نہ ہو۔ لہذا معتکف اگر محتلم ہے اور مسجد کے اندر بڑا ٹب، لحاف یا گدا باٹر پروف رکھ کر مسجد میں پانی کی بوند یا چھینٹا گرائے بغیر غسل کرسکتا ہے تو وہیں غسل کرے ورنہ اس کو غسل کے لئے بقدر ضرورت مسجد سے نکلنے کی اجازت ہے لیکن اگر معتکف پر غسل لازم نہیں ہے محض جمعہ کے لئے یا ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے غسل کرنا چاہتا ہے تو اس کو مسجد سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوگی فقہ کا مشہور قاعدہ ہے ”ما ابیح للضرورة تتقدر بقدرہا“ جس کی اجازت ضرورت کی وجہ سے ہو تو وہ ضرورت کی مقدار ہی مباح ہوگی، لہذا اگر ایسا شخص مسجد کے باہر نکلے گا تو اعتکاف فاسد ہوجائے گا، پسینہ سے عموماً مسجد کی فضا مکدر نہیں ہوتی ہے لہذا اس کو مسجد سے نکلنے کی ضرورت میں نہیں شمار کیا جاسکتا۔

مذکورہ تفصیلات اس صورت میں ہیں جب کہ غسل خانہ مسجد سے الگ حدود مسجد سے باہر ہو اور اگر غسل

خانہ مسجد کے اندر ہو جیسا کہ آج کے زمانہ میں رائج ہے تو جمعہ اور پسینہ کی بد بو دور کرنے کیلئے غسل کرنے سے بھی اعتکاف فاسد نہیں ہوگا کیونکہ اعتکاف کا فساد حدود مسجد سے بلا عذر شرعی باہر ہونے سے ہوتا ہے حدود مسجد میں رہنے سے نہیں۔

جیسا کہ **ردالمحتار میں ہے:**''لوصعد ای المعتکف المنارة لم یفسد بلاخلاف''۔(رد المحتار مع الدر المختار، باب الاعتکاف، ج:٢، ص:٤٤٦، دارالفکر، بیروت)۔

اگر معتکف منارہ پر چڑھا تو بالاتفاق اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں:''بلکہ جب وہ مدارس متعلق مسجد، حدود مسجد کے اندر ہیں اُن میں اور مسجد میں راستہ فاصل نہیں صرف ایک فصیل سے صحنوں کا امتیاز کر دیا ہے تو ان میں جانا مسجد سے باہر جانا ہی نہیں یہاں تک کہ ایسی جگہ معتکف کو جانا جائز کہ وہ گویا مسجد ہی کا ایک قطعہ ہے''۔(فتاوی رضویہ قدیم، ج:۳،ص:۴۷۴، رضا اکیڈمی، ممبئی، ۱۴۱۵ھ/۱۹۹۴ء)۔اسی کے بعد اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے استدلال میں امام طحاوی اور ردالمحتار کی درج ذیل عبارتوں کو پیش فرمایا ہے:''وھذا ماقال الامام الطحاوی ان حجرة ام المومنین من المسجد''۔(مفهوماً، شرح معانی الآثار، ج:١، ص:٣٧٥)۔ یہی بات امام طحاوی نے فرمائی کہ ام المومنین کا حجرہ مسجد کا حصہ ہے۔

ردالمحتار میں بدائع کے حوالے سے ہے:''فی ردالمحتار عن البدائع لوصعدای المعتکف المنارة لم یفسد بلاخلاف لانھامنه لانه یمنع فیھا من کل مایمنع فیه من البول ونحوه فاشبه زاویة من زوایا المسجد''۔(ردالمحتار، باب الاعتکاف، ج:۲، ص:۴۴۶، دار الفکر، بیروت)۔

ردالمحتار میں بدائع سے ہے اگر معتکف منارہ پر چڑھا تو بالاتفاق اس کا اعتکاف فاسد نہ ہوگا کیونکہ منارہ

مسجد کا حصہ ہے اس کی دلیل یہ ہے کہ اس میں ہر وہ عمل مثلاً بول وغیرہ منع ہے جو مسجد میں منع ہے تو یہ مسجد کے دیگر گوشوں کی طرح ایک گوشہ ٹھہرا۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قادری علیہ الرحمہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں: ''فصیل مسجد بعض باتوں میں حکم مسجد میں ہے معتکف بلا ضرورت اس پر جا سکتا ہے اس پر تھوکنے یا ناک صاف کرنے یا نجاست ڈالنے کی اجازت نہیں، بیہودہ باتیں، قہقہے سے ہنسنا وہاں بھی نہ چاہئے اور بعض باتوں میں حکم مسجد نہیں اس پر اذان دیں گے اس پر بیٹھ کر وضو کر سکتے ہیں جب تک مسجد میں جگہ باقی ہو اس پر نماز فرض میں مسجد کا ثواب نہیں، دنیا کی جائز قلیل بات جس میں چپقلش ہو نہ کسی نمازی یا ذاکر کی ایذا اس میں حرج نہیں'' (فتاوی رضویہ قدیم، ج:۶، ص:۴۷۳ رضا اکیڈمی، ممبئی)۔

صدر الشریعہ حضرت مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: ''اذان کہنے کے لئے منارہ پر جانا، جبکہ منارہ پر جانے کے لئے باہر ہی سے راستہ ہو اور اگر منارہ کا راستہ اندر سے ہو تو غیر موذن بھی منارہ پر جا سکتا ہے موذن کی تخصیص نہیں''۔ (بہار شریعت، ح:۵، ج:۱، ص:۴۹۲، فرید بک ڈپو، دہلی)۔ اگر غسل خانہ حدود مسجد میں ہو تو معتکف کو جمعہ کے دن یا شدید گرمی میں خاص کر جب یہ حالت ہو جائیکہ جسم سے پسینہ کی بدبو آتی ہو تو احترامِ مسجد اور صفائی کے پیش نظر غسل کی اجازت ہوگی، حدیث شریف میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''کان رسول الله صلى الله عليه وسلم ياتيني وهو معتكف فى المسجد حتى يتكى على باب حجرتي، فاغسل راسه وانا فى حجرتي، وسائر جسده فى المسجد''۔(مسند احمد، ج:۴۱، ص:۱۱۱، موسسة الرسالة) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مسجد میں معتکف ہونے کی حالت میں میرے پاس آتے اور میرے حجرے سے ٹیک لگا لیتے میں حجرے سے ہی آپ کے سر مبارک کو دھل دیتی، آپ کا پورا جسم مسجد میں ہوتا۔

اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہے کہ اگر معتکف کو مسجد سے باہر نہ جانا پڑے تو پانی وغیرہ سے برودت

حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔
حضور صدر الشریعہ حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں: ''فنائے مسجد جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریات مسجد کے لئے ہے مثلاً جوتا اتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا۔ بلا اجازتِ شرعیہ اگر نکل کر (مسجد کے دروازے سے) باہر چلا گیا تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔ فنائے مسجد اس (اعتکاف کے) معاملہ میں حکم مسجد میں ہے''۔ (فتاوی امجدیہ، ج:۱، ص:۳۹۹ دائرۃ المعارف الامجدیہ، گھوسی)۔
قاضی القضاۃ فی الہند حضور تاج الشریعہ حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری اور حضرت مفتی قاضی عبد الرحیم بستوی رحمہما اللہ کا تصدیق فرمودہ فتاوی کا مجموعہ ''فتاوی بریلی'' میں یوں ہے: ''پس اگر معتکف مسجد میں گرمی کی وجہ سے یا جمعہ کے لئے غسل کرنا چاہے تو مسجد کے فرش پر لحاف یا گدا واٹر پروف کپڑا نیچے رکھ لے (تاکہ پانی کا کوئی قطرہ مسجد کے فرش پر نہ گرے) تو اس میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہئے''۔ (فتاوی بریلی شریف، ص:۳۱۵، زاویہ پبلشرز، لاہور، پاکستان ۲۰۰۴ء)۔
مذکورہ عبارت میں معتکف کو احتیاط کے ساتھ مسجد میں غسل کی اجازت کی طرف رجحان کو ظاہر کیا گیا ہے اور جب معتکف کو مسجد کی صفیل، اس سے بالکل متصل مدرسہ اور مینارے کا اگر دروازہ اندر ہو وہاں جانے کی اجازت ہے تو اگر حدود مسجد میں غسل خانہ ہو تو معتکف کو جمعہ اور ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بھی غسل کی اجازت ہوگی۔
محقق علی الاطلاق فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں: صحن مسجد جزو مسجد ہے "کما نص علیه فی الحلیة (جیسا کہ حلیہ میں اس پر تصریح ہے) اُس میں نماز مسجد ہی میں نماز ہے، پٹے ہوئے درجے کو مسجد شتوی کہتے ہیں یعنی موسم سرما کی مسجد اور صحن کو مسجد صیفی یعنی موسم گرما کی مسجد، (فتاویٰ رضویہ شریف جدید جلد ۸/۳۷ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)۔ اگر کسی نے قسم کھائی کہ مسجد سے باہر نہ جاؤں گا اور مسجد کے صحن میں آیا تو ہرگز حانث نہ ہوا یعنی اسکی قسم نہ ٹوٹے گی۔ (ہدایہ، ہندیہ، درمختار، شامی فتاوی

رضویہ، جلد۳،ص۵۷۶)۔ نوٹ:اس مسئلہ سے صاف ثابت ہوا کہ مسجد کا صحن مسجد کے حکم میں ہے۔ اگر مسجد کا صحن خارج مسجد بایں معنی ہوتا کہ مسجد سے الگ اور مسجد کے حکم میں نہیں ہے، تو مسجد کے صحن میں آتے ہی قسم ٹوٹ جانی چاہئے۔اس سے واضح ہوا کہ صحن مسجد بھی مسجد کے حکم میں ہے۔معتکف کو حالت اعتکاف میں مسجد کے صحن میں آنا جانا، بیٹھنا رہنا یقیناً جائز اور روا ہے۔(فتاوٰی رضویہ، جلد۳،ص ۵۷۶)۔مسجد کا صحن جزو مسجد یعنی مسجد کا ہی حصہ ہے۔مسجد کے صحن میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے کے حکم میں ہے۔مسجد کے پٹے ہوئے حصہ یعنی مسقّف حصہ کو مسجد شتوی کہتے ہیں یعنی موسم سرما کی مسجد اور صحن کو مسجد صیفی یعنی موسم گرما کی مسجد کہتے ہیں۔(فتاوٰی رضویہ، جلد۳،ص۵۸۲) مسجد کے اندرونی حصہ اور بیرونی حصہ یعنی صحن میں نماز جنازہ پڑھنے کی شرعاً اجازت نہیں۔(فتاوٰی رضویہ، جلد۳،ص ۵۸۲) مسجد کا حجرہ فنائے مسجد ہے اور فنائے مسجد کے لئے مسجد کا حکم ہے (عالمگیری، فتاوٰی رضویہ، جلد۳، ص۵۹۴)۔

خلاصۂ کلام۔اگر غسل خانہ فنائے مسجد میں ہے تو جمعہ اور شب قدر کا غسل معتکف وہاں جا کر کرسکتا ہے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا کیونکہ وہ مسجد کا ہی حصہ ہے ورنہ نہیں۔ واللہ تعالی اعلم و رسولہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

(خلیفئہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دارالافتاء و القضاء وسرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفی ھاسپیٹ وجے نگر –وڈو– کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ولاء روڈ سنتے پیٹ و ناظم نشرو اشاعت آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ کرناٹک الھند)

معتکف مسجد کے صحن میں چل پھر سکتا ہے یا نہیں

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلۂ ذیل میں کہ بکرا مسجد میں اعتکاف کر رہا ہے تو کیا وہ مسجد کے صحن میں چل پھر اور بیٹھ سکتا ہے یا نہیں؟ اور بکر کو کسی نے بھی نہیں دیکھا کہ ذکر واذکار میں مشغول ہو تو کیا اسکا اعتکاف ہوگا یا نہیں؟ برائے مہربانی اس کا جواب قرآن وحدیث کی روشنی عنایت فرمائیں کرم ہوگا-

سائل-محمد زبیر عالم قادری لاتیہار (جھارکھنڈ)۔

الجــــــواب: باسم ملھم الصواب: صورت مذکورہ مسئولہ میں اعتکاف کی حالت میں بکر صحن مسجد میں آجا سکتا ہے کیونکہ صحن مسجد مسجد کا حکم رکھتا ہے اس لئے معتکف بلاضرورت صحن مسجد میں آجاسکتا ہے اٹھ بیٹھ سکتا ہے: جیسا کہ محقق علی الاطلاق امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ:

معتکف کو صحن میں آنا، جانا، بیٹھنا اور رہنا یقیناً روا، یہ مسئلہ اپنی نہایت وضاحت وغایت شہرت سے قریب ہے کہ بدیہیات اولیہ سے ملتحق ہو، جس پر تمام بلاد میں عام مسلمین کے تعامل وافعال شاہد عدل، جن کے بعد اصلاً احتیاج دلیل نہیں (فتاوی رضویہ ج ۸/ ٦)۔صاحب بہار شریعت فرماتے ہیں کہ: فنائے مسجد' جو جگہ مسجد سے باہر اس سے ملحق ضروریاتِ مسجد کیلئے ہے' مثلاً جوتا اُتارنے کی جگہ اور غسل خانہ وغیرہ ان میں جانے سے اعتکاف نہیں ٹوٹے گا''۔مزید آگے فرماتے ہیں ''فنائے مسجد اس معاملے میں حکم مسجد میں ہے''۔ (فتاویٰ امجدیہ ج ۱/ ۳۹۹) معتکف کے لئے صحن مسجد حکما مسجد ہے اس تعلق سے مزید دلائل و براہین سے آشنائی کیلئے محقق علی الاطلاق امام احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ کی تصنیف شدہ رسالہ" التبصیر المنجدبان صحن المسجد مسجد ''۱۳۰۱ھ کا مطالعہ کریں: ذکر و اذکار میں نہ دیکھنا مفسد اعتکاف نہیں اسلئے اعتکاف ہوجائے گا البتہ مفسد اعتکاف میں سے کوئی چیز پائی

جائے تو اعتکاف فاسد ہوگا: کم سے کم فرائض و واجبات وسنن اور نوافل تو پڑھ ہی رہا ہوگا: اعتکاف کی حالت میں بھی بے شمار عمل کرنے کی اجازت ہے جو منافئی اعتکاف نہیں: مثلاً: اُمور نکاح کی محدود اجازت اور شادی بیاہ ایسے اُمور ہیں جو معاشرے اور معاشرت کی بنیاد اور اجتماعیت کی اساس ہیں۔ معتکف اگرچہ ان تمام امور سے خلاصی پا کر مسجد میں گوشہ نشین ہوتا ہے لیکن ائمہ کرام نے دورانِ اعتکاف معتکف کے مسجد میں نکاح کرنے، محفل نکاح میں شامل ہونے، کسی کو اس کی دعوت دینے، نکاح وغیرہ پر مبارک باد دینے، تعزیت کرنے اور لوگوں کے درمیان صلح صفائی جیسے امور کو بھی مباح قرار دیا ہے۔ البتہ وہ مسجد میں رہ کر ہی ان امور کو انجام دے گا اور جمہور اہل علم کا یہی موقف ہے: ولا بـأس لـلـمعتكف أن يبيـع ويشتر ى و يتز و ج و ير ا جع ويلبس و يتطيب و يد هن و يأكل و يشرب بـعـد غـر و ب ا لشـمـس إلـى طـلـوع ا لـفجر ويتحدث ما بداله بعد أن لا يكون مأثماوينام فى المسجد(بدا ئع الصنائع،ج ٢/ ١١٧)۔ معتکف کے لئے غروبِ آفتاب سے طلوعِ فجر تک خرید وفروخت، نکاح، (اَسباق کی) مراجعت کرنے، لباس وغیرہ بدلنے، خوشبو اور تیل لگانے، کھانے پینے اور ایسی گفتگو کرنے کہ جس میں کوئی گناہ کی بات شامل نہ ہو، اس میں کوئی حرج نہیں: فقط واللہ تعالیٰ اعلم ورسولہ الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔

....

محمد مقصود عالم فرحت ضیائی

(خلیفئہ حضور تاج الشریعہ و محدث کبیر و خادم فخر ازہر دارالافتاء و القضاء وسرپرست اعلیٰ جماعت رضائے مصطفی ہاسپیٹ وجے نگر –وڈو– کمپلی بلاری و گنتکل آندھرا پردیش و مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ جامعۃ البنات ولاء روڈ سنتے پیٹ و ناظم نشرو اشاعت آل کرناٹکا سنی علماء بورڈ کرناٹك الهند)

KHIDMAT E DEEN WHATSAPP GROUP

Khidmat e deen whatsapp group ke naam se ek group ka wajood e amal me aaya hai jisme Asri uloom ke sath sath deen o millat ka dard rakhne wale kuch noujawanan e Ahle Sunnat shamil hain jinhone deeni ishaat o tarweez ka beda uthaya hai aur iske zariye doosre padhe likhe noujawan tabke ko baidar karne ki niyyat bhi rakhte hain aur ek tareekh saaz karhaye numaya anjaam dena chahte hain taake aane wali naslein unhe yaad rakhein yeh Hazraat apna apna paisa laga kar kitab chapwane aur use awaam me taqseem karne ka Ahsan o Ajmal irada aur azm e musam-mum le kar maidan me utre hain bila shak o shuba yeh ek azeem bunyadi deeni kaam hai jis ki jitni tareef ki jaaye kam hai rabb e qadeer ba Tufail Nabi e Kareem Salallahu alaihi wasallam unke Gulshan e hayat ko khoob khoob sairyaabi aata farmaye mazeed tarakiyyan de aur sehat o tandroosti ke sath hayat ke har shobe ko Marg zaar o lalazaar banade daraiyeen ki sadatoon se zindagi ko ibaraat karde aur inn logon ki deeni khidmat ko qubooliyat ka darja aata farma kar unhe daayimi falaah se himkinar kar de aur Jin niyytaon se apna sarmaya laga rahe hain woh muraad poori farma de khana aur ahle khana ko aman o sukoon chain o iqrar aur apsi mail o muhabbat ki nooraniyat se mamoor farmade.

Note: Noujawan e Ahle sunnat se guzarish hai ke kaseer se kaseer tadad me iss group me shirkat farma kar uss mission ko taqwiyat bakshe. Ameen bijahi Sayyid ul Mursaleen Salallahu alaihi wasallam.

khalifa E Huzoor Tajush'shariah Wa Huzoor Muhaddis E Kabeer Mufti E Aazam Karnataka Huzoor Almas E Millat Hazrat Allama Wa Moulana Mufti

MUHAMMAD MAQSOOD AALAM FARHAT ZIYAYI

Sahab Qibla Maddazillahul Aali Wan'noorani Sarparst Aala Jamat Raza E Mustafa Hospet